ماہنامہ نعت لاہور
احرامِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 16 واں سال

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 16 | نومبر 2003 | شمارہ 11

احرامِ نعت

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

مشیر خصوصی: چودھری رفیق احمد باجواہ ایڈووکیٹ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرسالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز، لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

صدر ایوان نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

فون: 7463684 | پوسٹ کوڈ: 54500

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

بیتِ ولا کے گرد ہم محوِ طواف ہیں
جس دن سے اوڑھ رکھا ہے احرامِ نعت کو

(نعت)

اس کو احرامِ نعت کہتا ہوں
زیبِ تن اُنس کا لبادہ ہے

(تسبیحِ نعت)

شاعرِ نعت کا 24 واں اُردو مجموعۂ نعت

راجا رشید محمودؔ

تار ھائے پیرھن

لاہور اور شہرِ نبوّت کے فاصلے
اتنے ہیں، جتنے رنج اور راحت کے فاصلے ۱۱

مدینے جا کے مری چشمِ تر کا کیا ہو گا
مراجعت پہ دلِ معتبر کا کیا ہو گا ۱۲، ۱۳

کم تو پہلے بھی نہ تھے خیرِ بشر ﷺ کے جلوے
لیکن اِسرا سے مزید آئے سنور کے جلوے ۱۴، ۱۵

ہوئی ظاہر جو حالت ان پہ میری بے قراری کی
حضوری کی سند میرے لیے آقا ﷺ نے جاری کی ۱۶

اُٹھی جو طیبۂ اقدس سے اور چھائی گھٹا سر پر
وہ دیکھو، برسا ابرِ لطف و اکرام و عطا سر پر ۱۷

میں سمجھتا ہوں کہ جائز تیرا اِترانا ہوا
تو جو شمعِ الفتِ سرور ﷺ کا پروانہ ہوا ۱۸، ۱۹

جس نے کی ہر ہر قدم پر پیروی سرکار ﷺ کی
قدسیوں تک میں بھی شہرت ہے اسی کردار کی ۲۰، ۲۱

رہِ محبوب و مطلوبِ خدائے پاک ﷺ سے ہٹ کر
تو اپنے اُمتی ہونے کی حیثیت نہ چوپٹ کر ۲۲

یوں گُلِ مدحتِ سرکار ﷺ سے خوشبو نکلے
اُنس و الفت ہی کا ہر سمت سے پہلو نکلے ۲۳

دیکھو الفت کے یہ حالات لطیف و نازک
ہیں فترضیٰ کے اشارات لطیف و نازک ۲۴، ۲۵

تعارف اک یہ نمایاں مرے حضور ﷺ کا ہے
خدا کی معرفت عرفاں مرے حضور ﷺ کا ہے ۲۶، ۲۷

کرم جو سایہ فگن ہر طرف غفور کا ہے
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے" ۲۸، ۲۹

لگن کے فلسفے کو کون پہنچے
نبی ﷺ کے مرتبے کو کون پہنچے ۳۰، ۳۱

نبی ﷺ کی نعت معمولی نہ سمجھو
خزانہ ہے، اسے پونجی نہ سمجھو ۳۲

مصحفِ عشق و محبت کے کُھلے باب کئی
طیبہ کے جو ہمیں سمجھا گئے آداب کئی ۳۳

پایا ہے ہم نے مطمحِ قلب و نظر نشاں
اپنے حضورِ پاک ﷺ کے قدموں کا ہر نشاں ۳۴

جو نہ مداحِ پیمبر ﷺ ہو، وہ بندہ کیسا
ایسے بدبخت سے محمودؔ کا ناتا کیسا ۳۵

میں نے طیبہ کو نگاہوں میں بسایا کیسا
دائرہ میری تمناؤں کا پھیلا کیسا ۳۶، ۳۷

نہیں ہے شائبہ کوئی درودِ پاک کے رد کا
دیا ہے مرتبہ حق نے اسے حکمِ مؤکد کا ۳۹،۳۸

مرے لب پر دمادم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
ادب اے ابنِ آدم! نام آتا ہے محمد ﷺ کا ۴۰

''زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا''
کرم مجھ پر سرِ الہام آتا ہے محمد ﷺ کا ۴۱

تصوّر روح و جاں میں یوں سماتا ہے محمد ﷺ کا
پگاہ و شام مجھ کو ذکر بھاتا ہے محمد ﷺ کا ۴۲

عجب انداز ایسا خسروانہ ہے محمد ﷺ کا
کہ تا روزِ قیامت ہر زمانہ ہے محمد ﷺ کا ۴۳

بنایا رب نے جو جو کچھ، وہ سارا ہے محمد ﷺ کا
وہ رحمت ہیں تو ہر شے پر اجارہ ہے محمد ﷺ کا ۴۴

بہر جانب، بہر پہلو جو چرچا ہے محمد ﷺ کا
''رفعنا'' کے اثر سے ذکر اونچا ہے محمد ﷺ کا ۴۵

رسولِ پاک ﷺ کی یادوں کا دل میں قافلہ اترا
غم و اندوہ و رنج و ابتلا سب ہو گئے عنقا ۴۷،۴۶

اثر اس سے عقیدت کے سبب ہوتا ہے کچھ ایسا
جونہی طیبہ کا ذکر پاک آیا، میرا دل دھڑکا ۴۸

میں جب تک عازمِ طیبہ دوبارہ ہو نہیں جاتا —
درودِ پاک میرا ساتھ دیتا ہے دریں اثنا ۴۹

محب بھی اور ہے محبوب بھی ایزد محمد ﷺ کا
محمد ﷺ شاہدِ حق ہیں تو حق اشہد محمد ﷺ کا ۵۰

اقوالِ مصطفیٰ ﷺ رہی خاصیّتِ حدیث
ثابت کلامِ حق سے ہے حجیّتِ حدیث ۵۱

نبی الانبیاء ﷺ ہیں، حق کی حجت ختم ہے ان پر
نبی ہیں آخری سرور ﷺ، نبوت ختم ہے ان پر ۵۳،۵۲

قوسین کی جو دیکھ لو قربت جنابِ من
پاؤ نکاتِ معنیٰ و صورت جنابِ من ۵۵،۵۴

جس جا پہ سر بخم ہوئیں یکتائیاں تمام
کیسے نہ ہوں وہیں پہ جبیں سائیاں تمام ۵۷،۵۶

ثنائے مصطفیٰ ﷺ کی ڈور جس دم میرے ہاتھ آئی
ہوئے سب ساکنانِ عالمِ بالا تماشائی ۵۹،۵۸

مدینے میں مرے لب پر جو عرضِ مدعا آئی
پذیرائی اسی لمحے مرے آقا ﷺ نے فرمائی ۶۰

مرے دل میں ادھر جو خواہشِ باغِ نعیم آئی
تو فردوسِ مدینہ سے مری جانب شمیم آئی ۶۱

خزاں نعتِ پیمبر ﷺ سے ہوئی عنقا، نسیم آئی
بہارِ گلشنِ جاں ہو گئی پیدا، نسیم آئی ۶۲

عقیدت کا جو سروِ معتبر اٹھا، نسیم آئی
ہر اک غنچے کا، ہر اک گل کا سر اٹھا، نسیم آئی ۶۳

☆☆☆☆☆

آئندہ شمارہ

دسمبر 2003 طرحی نعتیں (حصہ سوم)

(زیرِ نظر شمارہ اکتوبر نومبر کا مشترکہ شمارہ ہے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لاہور اور شہرِ نبوّت کے فاصلے
اتنے ہیں، جتنے رنج اور راحت کے فاصلے

مکّہ میں تھے تو پہنچے سرِ عرش و لامکاں
یہ ہیں نبی ﷺ کی جلوت و خلوت کے فاصلے

طَیبہ میں آ گئے ہو، مقدّر کی داد دو
طے کر چکے ہو زائرو! جنّت کے فاصلے

اسلام میں عطا ہوئی سب کو برابری
پاٹے نبی ﷺ نے عُسرت و ثروت کے فاصلے

چوکھٹ پہ مصطفیٰ ﷺ کی، یہ دیکھا کہ ختم ہیں
دستِ طلب کے اور عنایت کے فاصلے

کردار اور دعوئ عشقِ رسول ﷺ میں
محمودؔ لگ رہے ہیں قیامت کے فاصلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے جا کے مِری چشمِ تر کا کیا ہو گا
مُراجَعت پہ دلِ مُعتبر کا کیا ہو گا

اگر نگاہِ عنایت حضور ﷺ کی نہ ہوئی
کمالِ فن کا، نظر کا، خبر کا کیا ہو گا

ملائکہ بھی جو نعتِ رسول ﷺ گانے لگے
شرف و شوکت و شانِ بشر کا کیا ہو گا

طوافِ روضہ جو مہر و قمر کا بند ہُوا
نمودِ گردشِ شام و سحر کا کیا ہو گا

گدائے طَیبہ کسی کجکلاہ نے دیکھا
تو اُس کی شان کا اور کرّوفر کا کیا ہو گا

کبھی سمیٹے نہ گیسو جو میرے آقا ﷺ نے
تو اگلے روز طلوعِ سحر کا کیا ہو گا

جہاں درود کی محفل کبھی بپا نہ ہوئی
تو ایسے گھر کا اور دیوار و در کا کیا ہو گا

دکھایا روپ جو طیبہ کی خاک نے اپنا
نجوم و مہر کا کیا، اور قمر کا کیا ہو گا

کسی نے نعتِ پیمبر ﷺ جو سامنے رکھ دی
فروغِ فن کا، کمالِ ہُنر کا کیا ہو گا

جدھر نظر ہوئی آقا ﷺ کی، قسمتیں سنوریں
جدھر نگاہ نہ اُٹھی، اُدھر کا کیا ہو گا

حصولِ خلد تو ہے منحصر شفاعت پر
ملی نہ یہ تو جہنّم کے ڈر کا کیا ہو گا

اگر رہا محمودؔ دور ساحلِ جدّہ
نبی ﷺ کے ہجر میں بھیگی نظر کا کیا ہو گا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کم تو پہلے بھی نہ تھے خیرِ بشر ﷺ کے جلوے
لیکن اِسرا سے مزید آئے سنور کے جلوے

یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا اثر دیکھا ہے
شبِ دیجور میں پاتا ہوں سحر کے جلوے

جب سے طیبہ کی درخشندگی ہم نے دیکھی
دل کو بھاتے ہی نہیں مہر و قمر کے جلوے

جاؤ تو اپنی نگاہوں میں بسا کر لانا
شہرِ سرکار ﷺ کی دیوار کے، در کے جلوے

ہم نے ہر بار درِ سرورِ دیں ﷺ پر جا کر
شعشع رات کے دیکھے تو سحر کے جلوے

خوف محشر کا جنھیں ہو گا، اُنھی کو ہو گا
ہم تو دیکھیں گے شہِ جنّ و بشر ﷺ کے جلوے

ایسی ذرّاتِ مدینہ کی درخشانی ہے
مانند ہو جائیں جہاں لعل و گہر کے جلوے

بعد نبیوںؑ کے، ہے یوں اُن کی مُسلّم عظمت
دیکھے اصحابؓ نے اعجازِ نظر کے جلوے

ان کے خُدّام کی آنکھوں کو نہیں بھاتے ہیں
ثروت و مال کے یا سیم کے، زر کے جلوے

کیا سماں پیدا ہُوا ہو گا وصالِ حق کا
اُس طرف پہنچے جو اِسرا میں اِدھر کے جلوے

آئیں گے قبر میں سرکار ﷺ بنفسِ اطہر
حبّذا ایسی خبر، اس کے اثر کے جلوے

ہم نے محمودؔ درود اپنے نبی ﷺ پر بھیجا
یوں پسند آئے ہمیں پچھلے پہر کے جلوے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہوئی ظاہر جو حالت اُن پہ میری بیقراری کی
حضوری کی سَنَد میرے لیے آقا ﷺ نے جاری کی

حرا کے غار سے نورِ نُبُوّت کی کرن پھوٹی
زمانے بھر کی عنقا ہو گئی ہے جس سے تاریکی

یہ حارثؓ ابنِ ہالہ ہیں، وہ اُمّ ابنِ یاسرؓ ہیں
کہاں یہ جاںنثاری ابنِ مریمؑ کے حواری کی

یہی کافی ہے، دریوزہ گری کی دل میں خواہش ہو
کہ شنوائی نبی ﷺ کے در پہ ہے ہر اک بھکاری کی

احادیثِ رسولِ محترم ﷺ کو جمع کرنے میں
بڑی کاوش نظر آتی ہے مُسلِم اور بُخاری کی

مجھے محمودؔ وہ دو اونٹ ہر اک شے سے پیارے ہیں
کہ عَضبا اور قَصْویٰ پر پیمبر ﷺ نے سواری کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُٹھی جو طیبۂ اقدس سے، اور چھائی گھٹا سر پر
وہ دیکھو برسا ابرِ لطف و اِکرام و عطا سر پر

غلامانِ نبی ﷺ زیرِ قدم اُس کو سمجھتے ہیں
انھیں کیونکر تمنا ہو کہ ہو ظلِّ ھُما سر پر

توقّع ہے، امیدِ واثق و راسخ ہے یہ میری
رکھیں گے حشر میں سرکار ﷺ شفقت کی رِدا سر پر

کرو احساس میری حیثیت کا، سربلندی کا
نبی ﷺ کا نقشِ پا سینے پہ، اُن کا نقشِ پا سر پر

پٹا اُن کی غلامی کا جو ہے زیبِ گلو میرے
تو پٹکا بھی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا ہے بندھا سر پر

رسولِ پاک ﷺ جب محمودؔ ہوں گے حشر میں ناصر
اُٹھائے پھر رہے ہیں فکر کیوں ما و شما سر پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں سمجھتا ہوں کہ جائز تیرا اترانا ہُوا
تو جو شمعِ الفتِ سرور ﷺ کا پروانہ ہُوا

از رُوئے قرآن، از رُوئے کلامِ کبریا
مومنوں پر لطفِ رب سرور ﷺ کا آ جانا ہُوا

مسکرائے مصطفیٰ ﷺ تو پھر کہانی اور تھی
جب بیاں میری گنہگاری کا افسانہ ہُوا

بھائی چارے کا نظام آقا ﷺ نے قائم کر دیا
حکم جو کُوْنُوْا عِبَادَ اللہِ اِخْوَانًا ہُوا

پاک دل کو غیبت و بُغض و حَسد سے کر لیا
میرا جب شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں آنا ہُوا

عاجزی کا جو سبق میرے پیمبر ﷺ نے دیا
وہ تو قصرِ کبر کو بنیاد سے ڈھانا ہُوا

غیر مُسلم بھی مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کرتے رہے
مدح گستر اُن کا ہر اک اپنا بیگانہ ہُوا

جب چلا طیبہ کو تو تھا بے بَصَر، بے عقل تھا
جب وہاں پہنچا تو میں بینا ہُوا، دانا ہُوا

کبریا سے پوچھ سکتا ہے کوئی تو پوچھ لے
مصطفیٰ ﷺ کا کیسے شب کو لانا لے جانا ہُوا

شفقت و رحمت، شفاعت، اِلتفات و مغفرت
حشر کے دن آپ ﷺ کا کردار ہے مانا ہُوا

جان دینا حفظِ ناموسِ نبی ﷺ میں شوق سے
اُمّتی ہونے کا، میں جانوں، یہ پیمانہ ہُوا

جب بھی کی میں نے، نبیِّ محترم ﷺ کی بات کی
سُنتے ہی محمود اسے، شیطان کھسیانا ہُوا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ذو قافیتین)

جس نے کی ہر ہر قدم پر پیروی سرکار ﷺ کی
قُدسیوں تک میں بھی شہرت ہے اُسی کردار کی

تھک کے بیٹھا منزلِ سدرہ پہ جبریلِ امیںؑ
کیا خبر اُس کو رسولِ پاک ﷺ کی رفتار کی

مَیں نے طیبہ کا سفر کرنے سے پہلے دوستو
جو عمارت تھی اَنا کی، واقعی مسمار کی

ناپسندِ خاطرِ سرکارِ ہر عالم ﷺ رہی
بے بسی مظلوم کی اور بیکسی نادار کی

مُونْد لینے پر بھی، آنکھوں کو نظر آتی رہی
نقش ایسے ہو گئی ہے دلکشی دربار کی

گنبدِ سرور ﷺ کو دیکھا خوش نصیب افراد نے
بڑھ گئی لاریب ان کی روشنی اَبصار کی

جب اکٹھے ہو گئے سب انبیاءؑ میثاق پر
حیثیت سرکار ﷺ کی تھی مرکزی کردار کی

اپنے ارشادات و کردار و عمل کی راہ سے
مصطفیٰ ﷺ نے سادگی و راستی پرچار کی

نعت کے معیار میں کچھ حیثیت رکھتی نہیں
ازدیادِ قدر و قیمت میں کمی مقدار کی

کچھ جھلک اس میں پیمبر ﷺ کی نظر آ جائے گی
غور سے دیکھے جو کوئی زندگی اَبرار کی

جب یہ ثابت ہو گیا، منزل ہے شہرِ مصطفیٰ ﷺ
کبریا نے میری راہِ حاضری ہموار کی

دست کش اس سے نہ تم محمودؔ ہونا عمر بھر
مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے تازگی افکار کی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہِ محبوب و مطلوبِ خدائے پاک ﷺ سے ہٹ کر
تُو اپنے اُمّتی ہونے کی حیثیت نہ چوپٹ کر
ملے گی کامیابی فیضِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے
کرو تو سامنا افواجِ کفر و ظلم کا ڈٹ کر
قیادت ساری اقوام و مِلل کی تُو اگر چاہے
نبی ﷺ کے اُسوۂ کامل پہ چل اور چودھراہٹ کر
مِری تخیل کے طائر! تو لا مضمون نعتوں کے
گلستانِ عقیدت میں تُو پیہم چہچہاہٹ کر
نبی ؐ نے تفرقہ پردازیوں سے تم کو روکا ہے
کہ رُسوا ہو گے، جب آپس میں رہ جاؤ گے تم پھٹ کر
ندا یہ ہاتفِ غیبی مجھے محمودؔ دیتا ہے
رسولِ پاک ﷺ کے مولود پر گھر کی سجاوٹ کر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں گُلِ مدحتِ سرکار ﷺ سے خُوشبُو نکلے
اُنس و الفت ہی کا ہر سمت سے پہلو نکلے
دل پہ چھا جائے مِرے سرورِ دیں ﷺ کی الفت
لب سے نکلے تو فقط نعرۂ یَا ھُوْ نکلے
روشنی شہرِ پیمبر ﷺ کی دکھاتا جائے
جب سرِ شام کوئی یاد کا جگنو نکلے
ہاتفِ غیب بھی اِس راہ پہ چلنے کو کہے
تیرے اندر سے بھی آوازہ "صَلُّوْا" نکلے
گھر سے نکلوں تو مدینے کی طرف کو جاؤں
صرف یہ مقصدِ ارشاد "فَسِیْرُوْا" نکلے
اک یہ تیرے لیے محمودؔ دعا ہے میری
یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں تو یکسُو نکلے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھو الفت کے یہ حالات لطیف و نازک
ہیں فترضیٰ کے اشارات لطیف و نازک

کوئی محسوس کرے، تو ہیں کلامِ رب میں
مدحِ سرور ﷺ کی سب آیات لطیف و نازک

دین سے جن کو محبّت ہے، انھوں نے پائی
لطفِ سرکار ﷺ کی بہتات لطیف و نازک

کوئی دُنیا میں مثال ان کی نہیں ملتی ہے
ایسی آقا ﷺ کی ہیں عادات لطیف و نازک

قدسیوں تک کے لبوں پر جو ہوئے ہیں جاری
مدحِ سرور ﷺ کے ہیں نغمات لطیف و نازک

ہم نے دیکھا ہے کہ ہیں شہرِ رسولِ حق ﷺ کے
سارے آثار و نشانات لطیف و نازک

باعثِ خلق بھی، محسن بھی ہیں اپنے آقا ﷺ
ہیں محبّت کی وجوہات لطیف و نازک

حشر کے روز یہ معلوم ہُوا، کتنی ہیں
وردِ صلوات کی برکات لطیف و نازک

ذیل میں خُلق کے اور ذکر کے، قرآن میں ہیں
ان کی عظمت کے مقامات لطیف و نازک

میرے آقا ﷺ کی ہر اک بات کلامِ حق ہے
میرے آقا ﷺ کی ہر اک بات لطیف و نازک

قَابَ قَوْسَیْن تھا جس میں تو فَاَوْحٰی جس میں
وہ تھی معراج کی اک رات لطیف و نازک

ان پہ محمودؔ قدم سوچ سمجھ کر رکھنا
شہرِ سرور ﷺ کے ہیں ذرّات لطیف و نازک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تعارُف اک یہ نمایاں مِرے حضور ﷺ کا ہے
خدا کی معرفت عرفاں مِرے حضور ﷺ کا ہے

یہیں سے الفتوں کے، پیار کے دُروس ملے
محبّتوں کا دبستاں مِرے حضور ﷺ کا ہے

ہمیں یہ آیۂ مَا یَنْطِقُ نے بتلایا
کلامِ حق ہے جو فرماں مِرے حضور ﷺ کا ہے

خدائے قادِر و قیّوم کا عطا کردہ
ہر اختیار، مِری جاں، مِرے حضور ﷺ کا ہے

خدا نے پیدا کیا ہم کو ان کی اُمّت میں
ذرا جو سوچو تو احساں مِرے حضور ﷺ کا ہے

جو حکمرانی ہے اُن کی جہانِ دنیا پر
تو عرشِ پاک بھی ایواں مِرے حضور ﷺ کا ہے

نہ وَصْل بندے کا رب سے کسی طرح ہوتا
یہ کارنامہ نمایاں مِرے حضور ﷺ کا ہے

مِرے نبی ﷺ ہیں خدائے کریم کے اپنے
خدائے پاک بھی، ہاں ہاں مِرے حضور ﷺ کا ہے

ہمیں تو شائبہ تک بھی نہیں، دُوئی کا ہُوا
حضور ﷺ اُس کے ہیں، رحماں مِرے حضور کا ہے

محبت آپ ﷺ کی ٹھہری ہے اصل ایماں کی
محب جو ہے تو مسلماں مِرے حضور ﷺ کا ہے

جو راہیں سیدھی فن و فکر کی، نظر میں ہیں
"یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مِرے حضور ﷺ کا ہے"

بہت ہے قُدسیو محمودؔ بے عمل، پھر بھی
یہ ہے کہ ایک ثنا خواں مِرے حضور ﷺ کا ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم جو سایہ فگن ہر طرف غفور کا ہے
"یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

نجوم و شمس و قمر کی جو ہے درخشانی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

یہ باغ و راغ، یہ کلیاں، یہ پھول، یہ سبزہ
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

ہیں ان کے زیرِ قدم وسعتیں عوالم کی
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

نظامِ شمسی یہ سارا، گلیکسیاں ساری
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

محیطِ عالمِ انسانیت ہے کس کا کرم
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

یہ فکر و نُطق، یہ الفاظ، یہ بیاں اپنا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

رہینِ منّتِ رحمت ہے نظمِ دُنیا کا
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

ہر ایک شے ہے جہاں کی انھی کے زیرِ اثر
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

ہوئی جو مزرعِ احساس بھی مری شاداب
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

میں بندہ بھی ہوں، مسلماں بھی، نعت گو بھی ہوں
"یہ سارا فیض، میں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

جو بحرِ فکر میں محمودؔ کے تموّج ہے
"یہ سارا فیض، مَیں قرباں، مرے حضور ﷺ کا ہے"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لگن کے فلسفے کو کون پہنچے
نبی ﷺ کے مرتبے کو کون پہنچے

عطا اُن کی عطائے کبریا ہے
پیمبر ﷺ کے دیے کو کون پہنچے

دھنک کے رنگ دلآویز تو ہیں
مگر گنبد ہرے کو کون پہنچے

بہت دیکھے ہیں تخت و تاج لیکن
نبی ﷺ کے بوریے کو کون پہنچے

حکم فرمایا رب نے مصطفیٰ ﷺ کو
تو اُن کے فیصلے کو کون پہنچے

جھلک جس میں ملے معبودِ حق کی
مُصقّل آئنے کو کون پہنچے

سلاسل سب نبی ﷺ تک ہیں ولیکن
اُویسی سلسلے کو کون پہنچے

بُرے کو جب نہ چُھڑوائیں پیمبر ﷺ
تو پھر اُس کے بھلے کو کون پہنچے

وہی ٹھہرا کہا جب کبریا کا
پیمبر ﷺ کے کہے کو کون پہنچے

سنّور جائے جو عُقبیٰ نعت ہی سے
تو دنیا مانگنے کو کون پہنچے

شبِ اِسْرا ہوئے قوسین نزدیک
مُقدّس دائرے کو کون پہنچے

کہی محمودؔ نے نعتِ پیمبر ﷺ
ردیف اور قافیے کو کون پہنچے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی نعت معمولی نہ سمجھو
خزانہ ہے، اسے پُونجی نہ سمجھو

عقیدت کے بہت سِکّے ہیں اِس میں
مِرے کیسے کو تم خالی نہ سمجھو

ہے خاکِ راہ شہرِ مصطفیٰ ﷺ کی
اسے تم عام سی مٹّی نہ سمجھو

ہمہ وقتی ہے میرا ذکرِ سرور ﷺ
اسے وقتی یا ہنگامی نہ سمجھو

یہ طائر روح کا طیبہ رسا ہے
اسے تخییل کا پنچھی نہ سمجھو

نہ جو محمودؔ جائے ان ﷺ کے در کو
مجھے اس راہ کا راہی نہ سمجھو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُصحفِ عشق و محبّت کے کُھلے باب کئی
طیّبہ کے جو ہمیں سمجھا گئے آداب کئی

جانا چاہے جو کوئی شہرِ نبی ﷺ کو دل سے
اس سعادت کے نکل آتے ہیں اسباب کئی

ابر اَخلاقِ پیمبر ﷺ کا جہاں پر برسا
کشتِ اِخلاص و عقیدت ہُوئیں سیراب کئی

حُسن طیبہ کا نگاہوں میں بسا رکھا ہے
جاگتے میں بھی نظر آئیں نہ کیوں خواب کئی

اردگرد اپنے، نظر جب بھی اُٹھائی، دیکھا
طیبہ جانے کے ہیں خواہاں کئی، بے تاب کئی

نعت سے دیکھ کے محمودؔ عقیدت میری
حالتِ رشک میں پائے گئے احباب کئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پایا ہے ہم نے مطلعِ قلب و نظر نشاں
اپنے حضورِ پاک ﷺ کے قدموں کا ہر نشاں
توفیق کبریا کی ہو تو ثبت ہو سکے
میرے لبوں کا آپ ﷺ کی دہلیز پر نشاں
انگشتِ مصطفیٰ ﷺ کے اشارے کا ہے اثر
رکھتا ہے اپنے سینے کا اندر قمر نشاں
یہ دامنِ اُحُد میں دکھایا گیا ہمیں
پتّھر پہ چھوڑ جاتا ہے سرور ﷺ کا سر نشاں
ممنونِ لطفِ ساقیِ کوثر ﷺ تھی اِس قدر
چھوڑ آئی ان کے در پہ مری چشمِ تر نشاں
محمودؔ خشک لب نہ ہوئے ذکرِ پاک سے
یادِ نبی ﷺ کا دل پہ رہا عمر بھر نشاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو نہ مدّاحِ پیمبر ﷺ ہو، وہ بندہ کیسا
ایسے بدبخت سے محمودؔ کا ناتا کیسا
ایک مُدّت ہوئی معراجِ نبی ﷺ کو، اب بھی
سرِ افلاک پیمبر ﷺ کا ہے چرچا کیسا
پھول جو مدحِ پیمبر ﷺ کے نظر آتے ہیں
مزرعِ قلب میں ہے اُنس کا پودا کیسا
نعت تو خالقِ کونین ہی کہ سکتا ہے
اِس حوالے سے کسی شخص کا دعوٰی کیسا
گُنبدِ سبز کو جس نے سرِ طیبہ دیکھا
لالہ گُوں ہوگا سرِ حشر وہ چہرہ کیسا
جب ہے محمودؔ پیمبر ﷺ کی محبّت دل میں
روزِ محشر کا مرے قلب کو دھڑکا کیسا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے طیبہ کو نگاہوں میں بسایا کیسا!
دائرہ میری تمنّاؤں کا پھیلا کیسا!

تیرے محبوب ﷺ کی مدحت میں مگن رہتا ہوں
اور مَیں بندہ بنوں تیرا خدایا! کیسا

جب بھی چلتا ہوں مدینے کو، یہی سوچتا ہوں
ان کے دربار کے شایاں ہو ہدیّہ کیسا

سُوئے جنّت وہ مجھے طیبہ سے لے ہی جاتا
دوستو! دیکھا! کہ رِضوان کو ٹالا کیسا

جب خدا آئے نظر آپ "رَفَعْنَا" کہتا
نعت میں اور کسی کا بھی اجارہ کیسا

یہ تو عاصی تھا، یہ محشر ہے یہ شوکت کیسی
اِردگرد اس کے ہے صلوات کا ہالہ کیسا

جس کو خود اُس کے سوا کوئی نہیں دیکھے گا
اس کو معراج میں تھا دیکھنے والا کیسا

جب رِدا نعت کی اوڑھی ہے مِری سوچوں نے
طمع کیا، منفعت کیسی ہے، سودا کیسا

کس کی بخشش کے، نبی ﷺ آپ ہوئے ہیں ضامن
پوچھو سرکار ﷺ سے، طیبہ میں ہے مرنا کیسا

حال جب وردِ درودِ نبوی ﷺ میں گزرے
ایسی صورت میں عزیزو! غمِ فردا کیسا

اس سے پوچھو جو رسا طیبۂ اقدس میں ہُوا
ابرِ الطافِ پیمبر ﷺ کا ہے چھینٹا کیسا

ایک محمودؔ پہ احسان نبی ﷺ کا دیکھو
کر دیا اس کو بھی مُستغنیٔ دنیا کیسا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہیں ہے شائبہ کوئی درودِ پاک کے رد کا
دیا ہے مرتبہ حق نے اسے حکمِ مؤکّد کا

خدا نے مومنوں پر اپنا جو احساں جتایا ہے
جہانِ آب و گِل میں وقت ہے سرور ﷺ کی آمد کا

نہ کیوں شادابیاں در آئیں اس کی مزرعِ جاں میں
نظارہ جب کرے کوئی نبی ﷺ کے سبز گنبد کا

اضافہ مدحِ سرور ﷺ کے سبب ہو گا مدارج میں
حسابِ خُلد میں اک مرتبہ پاؤ گے اِس مد کا

عنایاتِ پیمبر ﷺ کی یقینی صورتیں دیکھیں
لُغت رحمت کی ہے جس میں نہیں ہے لفظ "شاید" کا

اَلِف تا یٰ سبق سرکار ﷺ کی الفت کا ازبر ہو
نہیں ہے بُعد کوئی اِس میں ضَطَّغْ اور اَبْجَدْ کا

شجر کے نیچے موقع بیعتِ رِضواں کا تھا جس میں
مقامِ ارفع نظر آیا رسولُ اللہ ﷺ کے ید کا

بقولِ حضرتِ فاروقؓ وہ سادہ سا پتھر تھا
بڑھا لمسِ لبِ سرور ﷺ سے رُتبہ سنگِ اَسود کا

لیا اسمِ پیمبر ﷺ جب تہِ دل سے کبھی مَیں نے
مزا ہونٹوں سے دل تک پا لیا میمِ مُشدّد کا

سبق ختمِ نُبوّت کا مجھے "اَحْزاب" دیتی ہے
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

مقامِ "اَلْفَتح" سے اصحابِؓ پیغمبر ﷺ کا کُھلتا ہے
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

تفاوُت حمد میں اور نعت میں محمودؔ کر لے گا
تعیّنُ تو کرے اِس باب میں پہلے کوئی حد کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے لب پر دمادم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
ادب اے ابنِ آدم! نام آتا ہے محمد ﷺ کا
نگاہوں میں جمی ہیں قُبّۂ خضرا کی تنویریں
لبوں پر اکرم اعظم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
درودِ پاک مَیں پڑھنے لگا ہُوں اپنے آقا ﷺ پر
کرو گردن کو سب خم، نام آتا ہے محمد ﷺ کا
گرفت اِس جُرم پر روزِ قیامت لازماً ہو گی
اگر لب پر ترے کم نام آتا ہے محمد ﷺ کا
بڑے پھل پھول کھلتے ہیں گلستانِ عقیدت میں
''زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا''
قلم محمودؔ کا نعتِ پیمبر ﷺ ہی میں چلتا ہے
زباں پر بھی مقدّم نام آتا ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا''
کرم مجھ پر سرِ الہام آتا ہے محمد ﷺ کا
مَیں جب محشر میں پہنچوں گا تو اک آواز گُونجے گی
وہ دیکھو بندۂ بے دام آتا ہے محمد ﷺ کا
قدم اپنے جماؤ پوری قُوّت سے، مسلمانو!
جو سُن پاؤ تو یہ پیغام آتا ہے محمد ﷺ کا
مرے جذبو! ابھی تم خیر مُقدم کو بڑھو آگے
کہ لطفِ تام و خوشِ انجام آتا ہے محمد ﷺ کا
محبّت اور اُخُوّت کو زمانے بھر میں پھیلاؤ
پیامِ خوشِ صباح و شام آتا ہے محمد ﷺ کا
لبِ محمودؔ پر جیسے ہے ذکرِ پاک، ویسے ہی
قلم پر بھی دمِ ارقام آتا ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصوّر روح و جاں میں یوں سماتا ہے محمد ﷺ کا
پگاہ و شام مجھ کو ذکر بھاتا ہے محمد ﷺ کا
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
نویدِ رُستگاری نام لاتا ہے محمد ﷺ کا
"اَلَمْ نَشْرَحْ" میں اعلانِ "رَفَعْنَا" کے ذریعے سے
وقار اللہ قرآں میں بڑھاتا ہے محمد ﷺ کا
یہی ہنگامہ ہائے حشر و میزاں کا خلاصہ ہے
کرم عصیاں شعاروں کو بچاتا ہے محمد ﷺ کا
بہ اِجمال اتنا ہی افسانۂ محمودِؔ عاصی ہے
کہ کھاتا ہے محمد ﷺ کا، تو گاتا ہے محمد ﷺ کا
جو ہے محمودؔ آلِ سرورِ کونین ﷺ کا خادِم
تو بیٹا سیّدِ ہجویر داتاؒ ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب انداز ایسا خُسروانہ ہے محمد ﷺ کا
کہ تا روزِ قیامت ہر زمانہ ہے محمد ﷺ کا
جہاں سے جِنّ و انسان و مَلک سب فیض پاتے ہیں
وہ در ہے مصطفٰی ﷺ کا، آستانہ ہے محمد ﷺ کا
اسے فرمایا ہے احسان حق نے اہلِ ایماں پر
جہانِ آدمیّت میں جو آنا ہے محمد ﷺ کا
کوئی گوشہ نہیں خالی نبی ﷺ کے لطف و رحمت سے
جو دیکھو تو کرم خانہ بہ خانہ ہے محمد ﷺ کا
بساطِ حشر کے بچھنے کی اتنی سی حقیقت ہے
خدائے پاک نے رُتبہ دکھانا ہے محمد ﷺ کا
علامت ہے یہی محمودؔ تیری خوشِ نصیبی کی
زبانِ دل پہ جو جاری ترانہ ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بنا یا رب نے جو جو کچھ' وہ سارا ہے محمد ﷺ کا
وہ رحمت ہیں تو ہر شے پر اِجارہ ہے محمد ﷺ کا
عطا کی اُن کو صورت جیسے اُن سے پوچھ کر رب نے
خدا نے نقشِ احسن یُوں اُبھارا ہے محمد ﷺ کا
حدیثِ "مَنْ رَّاٰنِیْ" کا نکلتا ہے یہی معنیٰ
ہے رُویت کبریا کی' جو نظارہ ہے محمد ﷺ کا
یہ تعلیماتِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا خلاصہ ہے
کہ جو خُوشِ خُلق ہے بندہ' وہ پیارا ہے محمد ﷺ کا
کہیں بھی ڈگمگانے لڑکھڑانے کا نہیں خدشہ
ہمیں دونوں جہانوں میں سہارا ہے محمد ﷺ کا
عمل نامہ تو جیسا ہے' فرشتو! سوچ لو اتنا
کہ یہ محمودؔ جیسا ہیچ کارہ ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بہر جانب' بہر پہلو جو چرچا ہے محمد ﷺ کا
"وَرَفَعْنَا" کے اثر سے ذکر اونچا ہے محمد ﷺ کا
ملائک خوشِ نصیبی پر مبارکباد دیتے ہیں
"زباں پر میری' جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
سرِ میدانِ محشر جس پہ سارے فیصلے ہوں گے
وہ مرضی ہے محمد ﷺ کی' وہ منشا ہے محمد ﷺ کا
اگر چاہو تو خود یُوسُفؑ سے اِستفسار کر دیکھو
کسی کا حُسن ہے ایسا؟ کہ جیسا ہے محمد ﷺ کا
جہاں میں' قبر میں' پل پر' سرِ محشر' ہر اک جا پر
جو ہر مشکل میں کام آیا' حوالہ ہے محمد ﷺ کا
مجھے محمودؔ ارضِ کربلا آواز دیتی ہے
جو مردِ استقامت ہے' نواسہؓ ہے محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رسولِ پاک ﷺ کی یادوں کا دل میں قافلہ اُترا
غم و اندوہ و رنج و اِبتلا سب ہو گئے عنقا

کِھلے گُل روح و جاں میں حاضریٔ شہرِ سرور ﷺ کے
جُونہی آیا نسیمِ گلشنِ اَلطاف کا جھونکا

اَحد نے یُوں عطا فرمائی ہے احمد ﷺ کو یکتائی
نہیں مثل و نظیر اُن کا، نہیں ہمسر، نہیں سایہ

یہی دیکھا ہے مَیں نے ہر قدم پر شہرِ آقا ﷺ میں
زباں خاموش، دھڑکن کم، نظر پاکیزہ، مَن اُجلا

درودِ پاک کا حلقہ جو اک گھر میں ہُوا قائم
تو چاروں کُوٹ ابرِ لطفِ سرکارِ جہاں ﷺ پھیلا

اگرچہ مادحانِ سرورِ عالم ﷺ بہت گزرے
کسی کا بھی نہیں نعتِ پیمبر ﷺ میں کوئی دعوٰی

نہ تھی فُرقت اگر پیشِ نظر اُس کے مدینے کی
تو آخر کس لیے کعبے نے ملبوسِ سیہ پہنا

علالت کے جلَو میں، گو میں چل پڑتا ہوں طَیبہ کو
مگر جب واپسی ہوتی ہے، ہوتا ہُوں بھلا چنگا

مری اِن بھیگتی آنکھوں پہ کیا تنقید کرتے ہو
نبی ﷺ سے ہجر کے غم میں تو اک سُوکھا تنا رویا

شبِ معراج میں خلوت گہِ خالق بتاتی ہے
جو پردہ تھا تو تھا ہر غیر سے، آپس میں کیا پردہ

سکینت کی عجیب اک لہر سی دل میں اُترتی ہے
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"

نظر پڑتے ہی روضے پر، تنی اشکوں کی وہ چادر
ہر اک منظر نظر آنے لگا محمودؔ کو دُھندلا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اثر اُس سے عقیدت کے سبب ہوتا ہے کچھ ایسا
جُونہی طیبہ کا ذکر پاک آیا، میرا دل دھڑکا
جہاں وحدانیت رب کی ہے، یکتائی پیمبر ﷺ کی
دُوئی کا تو تصوُّر تک وہاں کیسے در آئے گا
جو ساری عظمتیں زیرِ قدومِ سرورِ دیں ﷺ ہیں
تو ناممکن ہے، رُتبہ جانیے سرکار ﷺ کے سر کا
ہوئے دل میں نبی ﷺ کی یاد کے جب قمقمے روشن
مِرے جذبات میں جشنِ عقیدت ہو گیا پیدا
میں اپنا آپ زیرِ بارشِ انوار پاتا ہوں
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
مِرا دیروز اور امروز جو نعتوں سے روشن ہے
مجھے محمودؔ ہو سکتا نہیں اندیشۂ فردا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں جب تک عازمِ طیبہ دوبارہ ہو نہیں جاتا
درودِ پاک میرا ساتھ دیتا ہے۔ دریں اثنا
ہوئے مُختل حواس اپنے گناہوں کی حرارت سے
سحابِ لُطفِ آقا ﷺ کا ہمیں درکار ہے چھینٹا
جو الفت ہو پیمبر ﷺ سے، اگر ان کی اطاعت ہو
تو کیا ڈر حشر کا ہم کو، تو کیا میزاں کا ہو خدشہ
یہ کذب و زُور کی بعد از نبی ﷺ حتمی علامت سے
نبُوّت کا جو اب دعوٰی کرے، وہ شخص ہے جھوٹا
شہیدیؔ کی عقیدت اور شہادت یاد آتی ہے
"زباں پر میری، جس دم نام آتا ہے محمد ﷺ کا"
خدا کے فضل سے محمودؔ میرا داعیہ یہ ہے
نہ ہو گی مدحتِ غیرِ نبی ﷺ لب پر مِرے حاشا!

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُحب بھی اور ہے محبوب بھی ایزد محمد ﷺ کا
محمد ﷺ شاہدِ حق ہیں تو حق اَشہد محمد ﷺ کا

مشیّت ہی نہ جب چاہے کہ ان کا مِثل ہو کوئی
تو سایہ کس لیے رکھتا قدِ امجد محمد ﷺ کا

نکیرَین اپنے اِستفسار کی حاجت نہ پائیں گے
لحد میں نام جب لوں گا بہ شدّ و مد محمد ﷺ کا

نگاہ و دل پہ سرسبزی و شادابی مُسلّط ہے
بسا جب سے مِری نظروں میں ہے گنبد محمد ﷺ کا

صحابہؓ کو بھی اِس کا علم ہے، قرآں بھی کہتا ہے
یدِ خلّاقِ ہر عالم رہا ہے ید محمد ﷺ کا

نگاہِ رب میں محمودؔ آ گیا ہے، تذکرہ جب سے
لبوں پر ہے بعونِ حضرتِ ایزد محمد ﷺ کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَقوالِ مصطفیٰ ﷺ رہی خاصیّتِ حدیث
ثابت کلامِ حق سے ہے حُجیّتِ حدیث

اَحکامِ لایزال کی تہذیب ہو گئی
یہ عصمتِ حدیث ہے، یہ عظمتِ حدیث

شارع ہیں، صرف شارحِ دیں ہی نہیں نبی ﷺ
وا مومنوں پہ ہو گئی. ہے حکمتِ حدیث

قولِ نبی ﷺ کو حق نے کہا قولِ کبریا
واضح ہوئی ہے اِس طرح حیثیّتِ حدیث

ہیں مُعتبر دو ماخذِ قانونِ کبریا
نورِ کلامِ حق ہو کہ ہو طلعتِ حدیث

محمودؔ دینِ حق کی ہمیں روشنی ملی
قرآں کے ساتھ مل گئی جو نعمتِ حدیث

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی الانبیاء ہیں، حق کی حُجّت ختم ہے اُن پر
نبی ہیں آخری سرور ﷺ، نبُوّت ختم ہے اُن پر
امین و صادِق آقا ﷺ کو سبھی کُفّار کہتے تھے
پتا تھا دشمنوں کو بھی، صداقت ختم ہے ان پر
بصارت اِس سے زیادہ کیا ہو، دیکھا حق تعالیٰ کو
جو تعلیمات ہیں، حُسنِ بصیرت ختم ہے ان پر
کوئی دیکھے تو "اَکْمَلْتُ لَکُمْ" کی آیہ قرآں میں
ہے اعلانِ اُلوہیّت، رسالت ختم ہے ان پر
عرب کے نامور تاجر نے باندھے پیٹ پر پتّھر
ہے شاہد غزوۂ خندق، قناعت ختم ہے ان پر
نبی ﷺ خودِ اختیاری فقر کے حامل رہے دائم
قناعت بس ہوئی ان پر، سخاوت ختم ہے ان پر

عبادت کرتے کرتے ان کے پاؤں سُوج جاتے تھے
یہ "مُزَّمِّل" بتاتی ہے، عبادت ختم ہے ان پر
"فَتَرْضٰی" سے جو اُن پر رب کی ہیں خوشنودیاں ظاہر
"رَفَعْنَا" کی شہادت ہے کہ رفعت ختم ہے ان پر
زمانہ لفظِ "اُمّی" کو سمجھنے سے رہا قاصِر
وہ تلمیذِ خدا ہیں، علم و حکمت ختم ہے ان پر
جو ہو نورانیت کی بات، تو جبریلؑ واقِف ہیں
قسم یُوسُفؑ کی، حُسنِ آدمیّت ختم ہے ان پر
احادیثِ حبیبِ کبریا ﷺ ہم کو بتاتی ہیں
بلاغت ان پہ بس ہے اور فصاحت ختم ہے ان پر
سخی محمودؔ کوئی اپنے آقا ﷺ سا نہیں دیکھا
کرم کی انتہا وہ ہیں، عنایت ختم ہے ان پر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین کی جو دیکھ لو قُربت جنابِ من
پاؤ نکاتِ معنیٰ و صورت جنابِ من

جو دیکھتے ہو شمس و نجوم و قمر کی ضو
نورِ نبی ﷺ کی ہے یہ سب طلعت جنابِ من

ڈر ہے تو یہ کہ ذکرِ نبی ﷺ میں کمی نہ ہو
کیسے مجھے ہو خوفِ قیامت جنابِ من

پھر دیکھنا نہ چاہو کسی بھی دیار کو
دیکھو کبھی جو قریۂ رحمت جنابِ من

تم کو پتا چلے کہ ہے مدحِ رسول ﷺ کیا
اَحْزَاب کی پڑھو اگر سُورت جنابِ من

رُخ میرا یوں حجازِ مُقدّس کو ہو گیا
طیبہ میں حاضری کی ہے نیّت جنابِ من

تم کو ریاضِ جنّتِ رضواں نہ بھائے گا
طَیبہ میں دیکھو روضۂ جنت جنابِ من

معلوم ہے کہ کس کے سبب ہے جہان میں
یہ جتنا علم، جتنی ہے حکمت جنابِ من

ہم کو لحد میں، پُل پہ، قیامت میں، ہر جگہ
کام آئے گی حضور ﷺ کی نسبت جنابِ من

کچھ دیر دیکھو قُبّۂ خضرا کو غور سے
بن جاؤ گے آئینۂ حیرت جنابِ من

ثروت کی حیثیت نہ رہے گی نگاہ میں
پا لو جو اُن کا تم درِ دولت جنابِ من

محمودؔ خوب مدحتِ سرکار ﷺ ہے مگر
لازم ہے اِس کے ساتھ اطاعت جنابِ من

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس جا پہ سر بخم ہُوئیں یکتائیاں تمام
کیسے نہ ہوں وہیں پہ جبیں سائیاں تمام

میرے نبی ﷺ ہیں منبعِ حسنات دہر میں
پیدا ہُوئیں حضور ﷺ سے اچھّائیاں تمام

جب تک مراقبے میں تصوُّر نہ اُن کا ہو
کیسے نہ بے ثمر رہیں تنہائیاں تمام

نظّارہ جب سے گُنبدِ خضرا کا کر لیا
وقفِ نشیب ہو گئیں اُونچائیاں تمام

جس کی زباں پہ وردِ درودِ نبی ﷺ نہیں
ہوں گی اُسی کی تاک میں رسوائیاں تمام

دیکھا ہے میں نے گنبدِ سرور ﷺ کے سامنے
آنکھیں وفورِ گریہ سے دُھندلائیاں تمام

گُونگے ہُوئے ہیں طیبۂ اقدس میں سب فصیح
آ کر یہاں گویائیاں ہکلائیاں تمام

آقا حضور ﷺ صادق القول اور امین تھے
تھیں جمع ایک ذات میں سچّائیاں تمام

آقائے کائنات ﷺ کا جو ہے فقیرِ در
قدموں میں اس کے، بکھری ہیں دارائیاں تمام

دانا مِرے نبی ﷺ ہیں تو بینا مِرے نبی ﷺ
سرور ﷺ کی ہیں دانائیاں بینائیاں تمام

ان کے سوا تو کوئی نہیں حکمرانِ وقت
آقا ﷺ کے زیرِ پا رہیں آقائیاں تمام

سرور ﷺ سے لو لگائی جو عُزلت میں بیٹھ کر
محمودؔ مجھ کو بھُولیں بزم آرائیاں تمام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے مصطفیٰ ﷺ کی ڈور جس دم میرے ہاتھ آئی
ہوئے سب ساکنانِ عالمِ بالا تماشائی

خدائے پاک کا ارشادِ "فَضَّلْنَا" مُبَرہَن ہے
فضیلت انبیاء و مرسلین پر آپ ﷺ نے پائی

کوئی احوال و آثارِ وصالِ ذات کیا جانے
اَحَد، احمد ﷺ، شبِ معراج، قصرِ عرش، تنہائی!

اثر انداز کیوں ہو گی نہ اربابِ بصیرت پر
نبی ﷺ کی حکمت و دانش کی گہرائی و گیرائی

ملائک نے کِیا سجدہ، جو نورِ مصطفیٰ ﷺ دیکھا
نقابِ خاکِ آدمؑ نے جُونہی چہرے سے سرکائی

نبی ﷺ رحمت ہیں تو ہر چیز ہے زیرِ نگیں ان کے
رسولِ پاک ﷺ کی سب کائناتوں پر ہے دارائی

یدِ بیضا ہے کیا! ہاتھ ان کا دستِ کبریا ٹھہرا
نہ تھا مشکل پیمبر ﷺ کے لیے کارِ مسیحائی

نبی ﷺ بالائے عرش، عیسیٰؑ ملے چرخِ چہارم پر
جو کی میرے تخیُّل نے کبھی افلاک پیمائی

درِ سرور ﷺ پہ جو جاتا ہے، وہ کچھ لے کے آتا ہے
جو کوئی آنکھ طیبہ سے تو عکسِ نقشِ پا لائی

مرے سرکار ﷺ کے اِس گلشنِ عالم میں آتے ہی
"ہنسے غنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹّھا، نسیم آئی"

نبی ﷺ معراج میں جب سیرِ جنّت کے لیے آئے
"ہنسے غنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹّھا، نسیم آئی"

مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں تر زباں محمودؔ رہتا ہے
اِسی خاطر عطا اس کو ہُوا ہے اذنِ گویائی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں مرے لب پر جو عرضِ مُدّعا آئی
پزیرائی اُسی لمحے مرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی

یہ عابد اور وہ معبود ہے، پھر بھی مُسلّم ہے
خدا کی اور محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دونوں کی یکتائی

زباں کو لال نعت و سیرتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتی ہے
یہ سب ہے التفاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کارفرمائی

کبھی اک پل ہوئی جو محو دل سے یاد طیبہ کی
تو پھر سر پر بلائے اِبتلا و رنج منڈلائی

لیا دستِ عقیدت میں جو میں نے خامۂ مدحت
"ہنسے غنچے، کھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی"

نہ کیوں محمودؔ مقصودِ دلی دیدِ مدینہ ہو
کہ جب میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی عطا ہے میری بینائی

☆☆☆☆☆
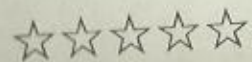
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرے دل میں اِدھر جو خواہشِ باغِ نعیم آئی
تو فردوسِ مدینہ سے مری جانب شمیم آئی

قیامِ دست بستہ تھا بدربارِ "الِفْ" میرا
رکوعِ سر خمیدہ میں تھا میں، جب یادِ "مِیْم" آئی

مدینے کی طرف بے ثروتی نے دستگیری کی
اگرچہ پاؤں پڑنے کے لیے زنجیرِ سیم آئی

جہاں بھر کے اسالیبِ تمدّن کے بدلنے کو
خدائے پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ کریم آئی

کرم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جس نے لپیٹے میں لیا مجھ کو
مری جانب عطا اُن کی بہ اندازِ حطیم آئی

کبھی محمودؔ نے آواز دی رنج و مصیبت میں
تو ذاتِ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ الطافِ عمیم آئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خزاں نعتِ پیمبر ﷺ سے ہوئی عنقا، نسیم آئی
بہارِ گلشنِ جاں ہو گئی پیدا، نسیم آئی

نبی ﷺ کے ذکر سے جذبوں کی دنیا لہلہا اُٹھی
سُرور آیا، گھٹا چھائی، چلی پُروا، نسیم آئی

جو میں نے حَبس سے گھبرا کے طیبہ کی طرف دیکھا
نہ خار و خس نہ مٹّی لائی، بس تنہا نسیم آئی

تھپیڑے صرصرِ عصیاں کے روکے یادِ سرور ﷺ نے
تھے جتنے گرد باد، آخر ہوئے پسپا، نسیم آئی

کرم آقا ﷺ نے فرمایا جو آلودہ فضاؤں پر
تعطُّر کی عنایت کا ہُوا اِحیا، نسیم آئی

درودِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ ہونٹوں پر جونہی آیا
''ہنسے غنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقیدت کا جو سروِ مُعتبر اُٹھا، نسیم آئی
ہر اک غنچے کا، ہر اک گُل کا سر اٹھا، نسیم آئی

نویدِ جانفزا مولودِ پیغمبر ﷺ کی سنتے ہی
''ہنسے غنچے، کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی''

جو شب کو نعت کہنا چاہی، تارے کِھلکِھلا اُٹھے
یہ جذبہ دل میں جو پہلے پہر اُٹھا، نسیم آئی

گلستانِ مدینہ دیکھنے کی دل میں ٹھانی تھی
کہ میری رہنمائی کو خِضَر اُٹھا، نسیم آئی

بہارِ آمدِ سرور ﷺ کا فیضِ لطف و رحمت ہے
خزاں کا اِس جہاں سے ہر ضرر اُٹھا، نسیم آئی

یہ تھیں شادابیاں محمودؔ مولودِ پیمبر ﷺ کی
جو بیٹھا کُفر اُدھر، اسلام اِدھر اُٹھا، نسیم آئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بعثت مُصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ کی حق نے فرمائی
"ہنسے غنچے کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھّا، نسیم آئی"

جو ہاتِف نے خبر سرکار ﷺ کی آمد کی پھیلائی
"ہنسے غنچے کِھلے گل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی"

بہارِ گلشنِ امکاں سرِ فاراں جو مُسکائی
"ہنسے غنچے کِھلے گل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی"

جہانِ آب وگِل میں تھی نبی ﷺ کی جلوہ آرائی
"ہنسے غنچے کِھلے گل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی"

یہ تھی مولودِ محبوبِ خدا ﷺ کی کارفرمائی
"ہنسے غنچے کِھلے گل، ابرِ تر اُٹھا، نسیم آئی"

رَبیعُ الاوّل آیا تو خزاں محمودؔ شرمائی
"ہنسے غُنچے کِھلے گُل، ابرِ تر اُٹھّا، نسیم آئی"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس وقت رواں روح سُوئے ملکِ عدم ہو
ہو نامِ نبی ﷺ لب پہ تو آنکھوں میں حرم ہو

مفتوح زمانہ ہو، جہاں زیرِ قدم ہو
ہاتھوں میں اگر طاعتِ سرور ﷺ کا عَلَم ہو

سرکار ﷺ عطا کرتے ہیں نعتوں کا قرینہ
طَیبہ کی طرف اَشہبِ تخییل جو رَم ہو

ہو شاملِ حال ان کا کرم، آئے بُلاوا
آنکھوں میں غمِ ہجرِ مدینہ کا جو نم ہو

جنّت میں بھی توفیق ملے فکرِ سُخن کی
اور نعت کے اِرقام کو ہاتھوں میں قلم ہو

محمودؔ جو ہے وردِ درود اپنا وظیفہ
پھر قلّتِ حسنات کا کس واسطے غم ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرفِ دنا کا حُسنِ معانی سے اِتّفاق
رب سے ہے اور حضور ﷺ کی ہستی سے اِتّفاق

پرواز اس کی سُوئے مدینہ رہی مُدام
مجھ کو رہا خیال کے پنچھی سے اتفاق

جو واقعاتِ سیرتِ سرور ﷺ سنائے گا
فی الفور ہو گا میرا اُس راوی سے اتفاق

یہ تو خلاف ورزیَ حکمِ نبی ﷺ ہُوئی
مومن کرے گا کیسے بُرائی سے اتفاق

میں نے سنا یہی ہے کہ معراج میں ہُوا
نورِ ازل کا اپنی تجلّی سے اتفاق

شامل درودِ پاک میں آلِ رسول ﷺ ہو
اِس باب میں ہمارا ہے سعدیؒ سے اتفاق

جس نے فرازِ مدحِ پیمبر ﷺ کو پا لیا
ممکن نہیں کہ اُس کا ہو پستی سے اتفاق

امکان ہی نہیں ہے، کبھی مجھ سے ہو سکے
نعتِ نبی ﷺ میں حرفِ تعلّی سے اتفاق

مومن کو رہنمائیِ سرکار ﷺ کے طفیل
رہتا ہے فقر کے سبب گُدڑی سے اتفاق

تجویز دے مدینے کو جانے کی کوئی بھی
میری طرف سے پائے گا جلدی سے اتفاق

طیبہ میں جب سے دیکھ کے آیا ہوں سبز رنگ
میرا نہیں ہے سُرخی و زردی سے اتفاق

محمودؔ کی دُعا ہے دُعاؤں سے مختلف
''وقتِ قضا ہو طیبہ کی مٹّی سے اِتّفاق''

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرِ عرش "اُدْنُ مِنّیْ" حرف تھا رب کی تسلّی کا
پروٹوکول سرور ﷺ کا تھا مہمانِ خصوصی کا
خدائے پاک و بے ہمتا ہے خود اِس فعل کا فاعل
نہیں ادراک ممکن ذکرِ سرور ﷺ کی بلندی کا
پیمبر ﷺ کو حبیبِ حق سمجھتے ہیں تہِ دل سے
یہی دراصل ہے مفہوم اپنی حق پرستی کا
جو غور و خوض احادیثِ پیمبر ﷺ پر کرے کوئی
تو پائے علم قرآں کے مفاہیم و معانی کا
مچی حوروں میں بھگدڑ دیکھنے کے واسطے اُس کو
جونہی چہرہ اَٹا ہے گَرد سے طیبہ کے راہی کا
نبی ﷺ کا حکم مانیں اور گناہوں سے کریں توبہ
نہ پھر پائیں گے موقع ہم معافی کا' تلافی کا

خدا و مصطفیٰ ﷺ نے جو کہا ہے آپ' برحق ہے
حوالہ ہی کہاں اِسْرا کے عالَم میں گواہی کا
مِرے آقا ﷺ کو ہے معلوم' کتنا کتنا حصّہ ہے
مِری فردِ جرائم میں سپیدی کا' سیاہی کا
لِپٹ جاؤں میں عزرائیلؑ سے' فرطِ مسرّت میں
ملے گر ایک لمحہ بھی پیمبر ﷺ کی حضوری کا
رسولِ پاک ﷺ کی رحمت سے' پختہ تر رویّہ ہے
قناعت کا' مِرا مالِ جہاں سے بے نیازی کا
مددگار و معاون اِس میں ہے تو عاجزی میری
کبھی باندھا نہیں مضمون نعتوں میں تعلّی کا
درودِ پاک کی تسبیح اس کو فائدہ دے گی
جو وقتِ احتساب آ ہی گیا محمودؔ نامی کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو راہ پیمبر ﷺ کی ہے، اُس راہ پہ چل دو
ہر ظلم کو، عُدوان کو پاؤں تلے کُچل دو

پڑھ پڑھ کے احادیث مِرے سرورِ دیں ﷺ کی
ہر مسئلہ پیشِ نظر کا کوئی حل دو

مَیں غیر پیمبر ﷺ کی ثنا کس لیے لکھوں
کوئی تو مجھے فہرسِ اسباب و عِلَل دو

تعلیمِ پیمبر ﷺ ہے کہ تغلیطِ ستم ہو
جب ظلم کرے کوئی تو کچھ ردِّ عمل دو

مدّاحِ پیمبر ﷺ ہوں تو کیوں مجھ کو عزیزو
تشویقِ ثنا خوانیٔ اربابِ دُوَل دو

آ جاتا ہے محمودؔ جو ہر سال مدینے
دو اس کو فرشتو تو یہیں جامِ اجل دو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرکار ﷺ یُوں ہوتی ہے نازِل رات دن
لب پہ رہتے ہیں پیمبر ﷺ کے فضائل رات دن

گلشنِ صَلِّ عَلیٰ میں اور باغِ نعت میں
چہچہاتے ہیں محبّت کے عنادِل رات دن

میرے ہونٹوں پر، مِرے خامے پہ آخر کیوں نہ ہوں
میرے آقا ﷺ کے شمائل اور خصائل رات دن

ایسے غفلت آشنا سے رُوٹھ جاتا ہے خدا
جو درودِ پاک سے رہتا ہے غافِل رات دن

گامزن ہوں وادیٔ نعتِ پیمبر ﷺ کی طرف
ہو نہیں سکتے ہیں اِس رستے میں حائل رات دن

وِرد ہے محمودؔ اس کا اسمِ محبوبِ خدا ﷺ
یُوں دھڑکتا ہے مِرے سینے میں یہ دل رات دن

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پڑی جو سر پہ مرے دُھول، اُن ﷺ کے قدموں کی
عجیب دے گی صلے دھول ان کے قدموں کی

ہے رشکِ مہر و قمر نور اُن کی آنکھوں کا
جو لوگ دیکھ چکے دھول ان کے قدموں کی

عنایتوں کے، مروّت کے، خُلق و رحمت کے
جلا رہی ہے دِیے دُھول ان کے قدموں کی

غبار دل سے ہٹے، ظلمتوں کی دُھند چھٹے
جو تیرے سر پہ پڑے دھول ان کے قدموں کی

اگر ہے حاجتِ نورانیت، چمک کی طلب
وہ آ رہی ہے لیے دھول ان کے قدموں کی

سرِ رشیدؔ پہ، گردن پہ، اُس کی پلکوں پر
خدا کرے کہ جمے دھول اُن ﷺ کے قدموں کی

☆☆☆☆☆
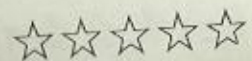
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا جو مدینے سے ادب کا ہے تعلّق
بے شُبہ یہی ایک تو ڈھب کا ہے تعلّق

جس رات بہت ذکر پیمبر ﷺ کا کیا ہے
اس شب سے مری صبحِ طرب کا ہے تعلق

کشکول مرا، دستِ سخا سرورِ دیں ﷺ کا
ان میں تو عطا اور طلب کا ہے تعلق

نسبت ہے غلامی کی مجھے اِس لیے اِن سے
سادات سے سرور ﷺ کے نَسَب کا ہے تعلق

ہے فضلِ خدا مجھ پہ کہ سرور ﷺ کی ثنا سے
دل کا ہے، قلم کا ہے تو لب کا ہے تعلق

محمودؔ ہی مرہونِ عطا صِرف نہیں ہے
آقا ﷺ کی عنایات سے سب کا ہے تعلّق

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی پوچھو شبِ معراج میں اقصیٰ نے کیا دیکھا
نبیوںؑ میں سبھی تو مُقتدی، اک مُقتدا دیکھا

فرستادے خدا کے، یوں تو دنیا نے بہت دیکھے
کوئی ہے اور بھی ایسا کہ جس نے کبریا دیکھا

دمکتا پایا اُس کو مہرِ عالم تاب سے بڑھ کر
کہ جو چہرہ بھی گَردِ راہِ طَیبہ سے اَٹا دیکھا

قیامت تک رہے گا لُطف کا یہ سلسلہ قائم
اُسی کے ہم گدا ہوں گے، جسے اُنؐ کا گدا دیکھا

وہاں تانتا بندھا رہتا ہے آنے جانے والوں کا
کہ جب دیکھا نبی ﷺ کے در پہ ہم نے جمگھٹا دیکھا

پڑھا ہے واقعہ معراج کا، لیکن نہیں سمجھے
سرِ قَوسَین کس ہستی نے کیسا آئنہ دیکھا

کُلاہ و تختِ شاہی کو گرایا اُس نے نظروں سے
شہنشاہِ جہاں ﷺ کا جس کسی نے بوریا دیکھا

خدا کے شہر میں دیکھا ہے جس اہلِ محبّت کو
پتا شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ کا پُوچھتا دیکھا

اسے چُوما ہے، آنکھوں سے لگایا، سر پہ رکھا ہے
مُقدّر سے پیمبر ﷺ کا جو عکسِ نقشِ پا دیکھا

کوئی کیسے پہنچ پائے گا اس کی سربلندی کو
درِ سرکار ﷺ پہ دنیا نے سر جس کا جھکا دیکھا

کبھی پہلے نہ تھا ایسا وہ اپنی دیدہ زیبی میں
نبی ﷺ نے عرش کو اپنے لیے جیسے سجا دیکھا

تمھیں محمودؔ کی آنکھوں پہ پیار آ جائے گا یارو
کبھی تم نے اگر روضے کو اُس کا دیکھنا دیکھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دو قوسوں کی قُربت سے بنا اک دائرہ دیکھا
نہ اُس میں پائی کچھ دوری، نہ کوئی فاصلہ دیکھا

بہت اربابِ الفت پیشِ دربارِ نبی ﷺ پائے
کسی کو دست بستہ تو کسی کو جُبّہ سا دیکھا

کہیں جاتے نہیں ہیں اور ہم، اپنے اَحِبّا نے
مدینے کے حوالے سے ہمارا اِکتفا دیکھا

غلام احمد کا یہ احسان کیسے بھول سکتا ہوں
کہ اک پتھّر پہ قصوٰی کا بھی مَیں نے نقشِ پا دیکھا

بُخاری اور نسائی، مُسلم اور مُسند امام احمد
احادیثِ نبی الانبیاء ﷺ کا سلسلہ دیکھا

خدا کا فضل ہے محمودؔ ایسا سن نواسی (۸۹) سے
نبی ﷺ کے شہر تک ہم نے مُقدّر کو رسا دیکھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"نہ دیکھا روضہ والا، تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا"
نہ دیکھا "کعبے کا کعبہ" تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

بٹھا کے سامنے محبوب کو، دیکھا جسے رب نے
نہ دیکھا وہ رُخِ زیبا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

بہت دیکھے اگرچہ خُوبصورت شہر دنیا کے
نہ دیکھا مسکنِ آقا ﷺ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

جَبَل جنت کا ہے، دامن میں ہیں حمزہؓ بھی مُصعبؓ بھی
نہ دیکھا جو اُحد پیارا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

کُھلی آنکھوں نظر آیا نہ خوابِ طیبۂ اقدس
نہ دیکھا ہم نے یہ سپنا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

نبی ﷺ نے روبرو محمودؔ دیکھا رب کو، اور میں نے
نہ دیکھا دیکھنے والا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ الفت سے گئے طیبہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا
وہاں اپنا نہ دل دھڑکا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

جلا پاتی ہیں ساری حسّیات انساں کی طیبہ میں
حواس و ہوش کو کھویا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

بصارت بھی تو پابندِ بصیرت ہے مدینے میں
بصیرت کا نہ تھا دعویٰ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

دیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رت جگے از بس ضروری ہیں
جو آیا نیند کا جھونکا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

اَساس ایمان کی ہے الفتِ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ سمجھے اس کا ہم معنیٰ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

دلِ زندہ نگاہوں کو حرا تک لے کے جاتا ہے
اگر دل ہو گیا مردہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

عبادت مسجدِ طیبہ میں کی اور آ گئے واپس
پڑا دل پر رہا پردہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جانے سے پہلے نیکیاں کر لو
گناہوں نے کیا اندھا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

مدینے جا کے عکسِ روضۂ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لا پائے
وہ منظر ہو گیا دُھندلا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

وہ بندے ہیں مگر اللہ کے محبوب بھی تو ہیں
انھیں دیکھا فقط بندہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

حجابِ ذات کے تذکار میں قوسین کو بھولے
نہ غفلت کا اُٹھا پردہ تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

ہمیں محمودؔ اتنا تو بتا دو شہرِ طیبہ میں
نگاہوں سے بہا دریا تو پھر آنکھوں سے کیا دیکھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان ﷺ کا جب التفات پایا ہے
اعتبارِ حیات پایا ہے

ہر خردمند شخص نے ان ﷺ کو
محسنِ کائنات پایا ہے

آبِ طیبہ جو ہو گیا حاصل
گویا آبِ حیات پایا ہے

اسمِ محبوبِ خالق و مالک ﷺ
دافعِ مُشکلات پایا ہے

ذکرِ سرور ﷺ گُناہگاروں نے
باعثِ صد نجات پایا ہے

پائی محمودؔ نعت کی الفت
یہ کرم تا حیات پایا ہے

☆☆☆☆☆
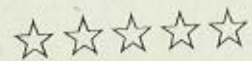
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے فضل سے ساری خدائی
پیمبر ﷺ کی ہے سرکاری خدائی

اِسی خاطر کیا سرور ﷺ کو مبعُوث
خدا کو ہے بہت پیاری خدائی

نبی ﷺ آتے نہ گر چارہ گری کو
تو کیا کرتی یہ بے چاری خدائی

نبی ﷺ کے پاس جائے اس کے حل کو
کوئی پائے جو دشواری خدائی

شبِ اِسْرَا خدائے لَمْ یَزَلْ نے
نبی ﷺ کو بخش دی ساری خدائی

لبوں پر سب کے ہیں محمودؔ نعتیں
ہے صَرف گرم گُفتاری خدائی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ نبی ﷺ ظہورِ عقیدت کی چیز ہے
وردِ درود حُسنِ عبادت کی چیز ہے

اِسرا خدائے پاک کی قدرت کی چیز ہے
"مَا زَاغ" آنکھ حُسنِ شہادت کی چیز ہے

درد و غم و الم کا مُداوا اِسی سے ہے
اسمِ نبی ﷺ سکونِ طبیعت کی چیز ہے

دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں کھڑا ہوں بصد نیاز
یہ دست بستگی بھی سعادت کی چیز ہے

اک اک حدیثِ پاک حبیبِ قدیر ﷺ کی
علم و خبر کی، معنیٰ و حکمت کی چیز ہے

اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کے ناموس پر نثار!
اپنی حیات جس کی امانت کی چیز ہے

کیا پوچھتے ہو نعتِ پیمبر ﷺ کی حیثیت
ہر حرفِ مدح حُسنِ فصاحت کی چیز ہے

ناچیز کو خدایا! بچا اِس عذاب سے
بُعدِ درِ حضور ﷺ ہلاکت کی چیز ہے

قولِ نبی ﷺ دکھاؤ کوئی جس سے یہ کُھلے
قرآنِ پاک صَرف قراءت کی چیز ہے

حکمِ نبی ﷺ سے اس کی حفاظت ہے ناگزیر
جو ملک کی ہے، قوم کی، ملّت کی چیز ہے

سرکار ﷺ ہم بُرے ہیں مگر اُمّتی تو ہیں
کیا تیرگی ہماری ہی قسمت کی چیز ہے

محمودؔ اِس جہاں میں بھی اور اُس جہاں میں بھی
مدحِ رسولِ پاک ﷺ ضرورت کی چیز ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ نبی ﷺ میں جتنے مگن آدمی ملے
اندوہ و اِبتلا سے سبھی وہ بَری ملے

خُلقِ نبی ﷺ کی چاہے کرن ایک ہی ملے
لیکن ضرور سادگی و راستی ملے

دیدار ہے خدا کا، پیمبر ﷺ کو دیکھنا
اُس کو ملا ہے رب جسے اُس کے نبی ﷺ ملے

مجھ کو خدایا اُنس و محبّت کے ساتھ ساتھ
آقا ﷺ کی اِتّباع ملے، پیروی ملے

ہیں بدعمل ضرور، مگر اُمّتی تو ہیں
سرکار ﷺ رنج و غم سے ہمیں مخلصی ملے!

محمودؔ کو نصیب ہے طیبہ کی حاضری
ہر ایک کو خدا کرے، ایسی خوشی ملے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی کو مُصطفیٰ ﷺ کی منزِلت محسوس ہوتی ہے
تو گویا کبریا کی معرِفت محسوس ہوتی ہے

اثر ہوتا ہے دل پر مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
طبیعت کی اگر موزونیت محسوس ہوتی ہے

یقیں مانو کہ یہ سب ہے مِرے سرکار ﷺ کی رحمت
تمھیں جو مجھ میں کوئی اہلیت محسوس ہوتی ہے

سپیدی میں سیاہی ڈھل گئی اعمال نامے کی
شَفاعت اُن ﷺ کی وجہِ مغفرت محسوس ہوتی ہے

یہ حالاتِ فلسطین و عراق و شام ہیں، آقا ﷺ
کہ خوں آشامیٔ صہیونیت محسوس ہوتی ہے

مدینے میں جو پہنچے گا، وہی محمودؔ دیکھے گا
کہ اُس جا ہر طرح سے عافیت محسوس ہوتی ہے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اگر ماں جایا تو بھی وہ مرا بھائی نہ ہو
جو حبیبِ خالق و مالک ﷺ کا شیدائی نہ ہو

اِس کی دھڑکن میں توازن کی کوئی صورت نہیں
یادِ طیبہ گلشنِ دل میں اگر آئی نہ ہو

نام لیتا جا نبی ﷺ کا، اور بڑھا اپنے قدم
پھر کسی میدان میں بھی تجھ کو پسپائی نہ ہو

منظرِ اِسْرَا تصوّر کھینچتا ہے اِس طرح
ہو نہ امکانِ دُوئی اور پھر بھی یکتائی نہ ہو

حجّ بیتُ اللہ کو جو جا رہا ہو خوش نصیب
کیا یہ ممکن ہے، مدینے کا تمنّائی نہ ہو

پیشِ روضہ چُپ لگی ہوتی ہے یوں محمودؔ کو
گویا اُس کو اِس جگہ پر اذنِ گویائی نہ ہو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہی ہے ایک نُکتہ مرکزی چشمِ تصوّر کا
کہ تصویرِ کرم باعث بنی چشمِ تصوّر کا

گزارش میری سنتے ہیں نبی ﷺ، کرتے ہیں رحمت بھی
احاطہ کر نہیں سکتا کوئی چشمِ تصوّر کا

سعادت مل گئی پائے نبی ﷺ کو بوسہ دینے کی
نتیجہ مل گیا مجھ کو مری چشمِ تصوّر کا

مدینے تک رسا ہر وقت وہ کس طرح ہو پائے
جو واقف ہی نہیں ہے آدمی چشمِ تصوّر کا

کریں گے دستگیری مصطفیٰ ﷺ ہر کام میں تیری
تصوّر باندھ لے تو جس گھڑی چشمِ تصوّر کا

مدینہ دیکھ کر محمودؔ مَیں ممنون رہتا ہوں
کبھی چشمِ جَسَد کا اور کبھی چشمِ تصوّر کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ رسا جو فکر کا تیری فرس نہیں
جنّت سے دُور کیا ترا ہر ہر نفس نہیں

وہ سچّا اُمّتی ہے رسولِ کریم ﷺ کا
احکام ماننے میں جسے پیش و پس نہیں

پاتے ہیں جس سے قلب و نظر نور کی چمک
کیا مسجدِ رسولِ خدا ﷺ کا کلس نہیں

جب دور ہوں مَیں شہرِ حبیبِ غفور ﷺ سے
اک ایک لمحہ کیا مجھے سو سو برس نہیں

اُس وقت تک کہ اوڑھ لے خاکِ لحد جسد
واللہ میری مدحتِ آقا ﷺ میں بس نہیں

بس ہے مجھے تو شہرِ نبُوّت کی حاضری
محمودؔ مجھ کو سیرِ جہاں کی ہوس نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا خالق نے پیدا مُصطفیٰ ﷺ جیسا حسیں کوئی؟
نہ تھا پہلے، نہ اب ہے، اور آیندہ نہیں کوئی!

نظر آیا نہیں چشمِ فلک کو آج کے دن تک
کوئی صادق کہیں اُن سا، کہیں اُن سا امیں کوئی

حبیبِ کبریا ﷺ کا نامِ نامی نقش ہے اِس پر
مِرے دل میں نہ ہو پائے گا محشر تک مکیں کوئی

شبِ معراج کی سوگند کھا کر کوئی بتلائے
ہُوا اُن کے سوا خلّاقِ عالَم کے قریں کوئی

خدا کے فضل سے پندرہ برس ہونے کو آئے ہیں
نہیں خالی درودِ مصطفیٰ ﷺ سے بارھویں[12] کوئی

تجھے محمودؔ آخر کس لیے اعمال کا خدشہ
نہیں ہے نام لیواؤں میں سرور ﷺ کے، حزیں کوئی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقل سے کام جو لیتے، جو فراست کرتے
تو نبی ﷺ کی (جو خدا کی ہے) اطاعت کرتے

دل میں ہوتا جو پیمبر ﷺ سے لگاؤ تجھ کو
تیرے الفاظ محبّت پہ دلالت کرتے

لاتے آقا ﷺ کی جو عظمت کا تصوّر دل میں
اپنے اعمال ہمیں وقفِ ندامت کرتے

دین اور جان کے جتنے تھے مُعانِد اُن کے
پایا سرکار ﷺ کو ایسوں پہ بھی شفقت کرتے

عہد تھا، انبیاء آتے جو بعہدِ سرور ﷺ
لاتے ایمان بھی اور آپ ﷺ کی نصرت کرتے

شہر یہ ربِّ دو عالم کا پسندیدہ ہے
لوگ کیسے نہ مدینے سے محبّت کرتے

آیا ویزا، تو مدینے کو چلے ہیں فوراً
اِس حوالے سے ضروری تھا کہ عجلت کرتے

ہم تو اعمال کی گنتی سے بھی بچ سکتے تھے
اک نظر لطف کی آقا ﷺ جو عنایت کرتے

گر عمل اپنا احادیثِ نبی ﷺ پر ہوتا
کیوں نہ ہم سارے زمانے کی قیادت کرتے

ہم کو سچّی جو پیمبر ﷺ سے محبّت ہوتی
کیسے اَحکام کی تعمیل میں غفلت کرتے

تربیت ابنِ علیؓ کی جو نہ کرتے سرور ﷺ
کیسے وہ بیعتِ باطل سے بغاوت کرتے

ہم پہ اَلطاف تو کرتے ہیں پیمبر ﷺ ہر وقت
کیسے محمودؔ کسی اور کی مدحت کرتے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں نقوشِ پائے نبی ﷺ روشنی کریں
محبوبِ کبریا ﷺ جو کہیں، ہم وہی کریں

ہر لمحہ دل میں ٹھنڈکیں یادِ نبی ﷺ کی ہوں
آنکھوں کو اپنی صبح و مسا شبنمی کریں

آئیں نگاہِ سرورِ کون و مکاں ﷺ میں ہم
ایسے فروتنی کریں، یوں عاجزی کریں

درکار کیا نہیں ہے ہمیں اپنی بہتری
وردِ درودِ پاک میں کیسے کمی کریں

بُنیاد اس کی الفتِ سرکارِ پاک ﷺ ہو
لوگوں سے دشمنی کریں یا دوستی کریں

وہ سُرخرُو ہیں، رب کے حبیبِ لبیب ﷺ کی
ہر شعبۂ حیات میں جو پیروی کریں

یہ کیا ہے زندگی کہ پیمبر ﷺ کے حکم کی
تعمیل ہم کبھی نہ کریں اور کبھی کریں

پاتالِ دل سے اسم برآمد نبی ﷺ کا ہو
مت اِس حوالے سے کوئی خانہ پُری کریں

یہ ہے نبیِ پاک ﷺ کے ارشاد پر عمل
انسانیت کی قدر سبھی آدمی کریں

اک ہے پلیٹ فارم یہی اِتّحاد کا
مدحِ نبی ﷺ میں آؤ کہ سب شاعری کریں

سرحد سے دیں کی دور چلے جا رہے ہوں ہم
اَحکامِ مصطفیٰ ﷺ سے جو پہلو تہی کریں

محمودؔ اُن کے داسوں کے داسوں کا داس ہے
''عاشق'' جو ہیں حضور ﷺ کے، وہ عاشقی کریں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گریزاں میرے آقا کی اطاعت سے، بہت سے ہیں
زباں سے عشقِ سرور ﷺ کے مگر دعوے بہت سے ہیں

یہی پیشِ درِ سرکارِ عالم ﷺ ہم نے پایا ہے
وہاں گونگے بہت سے ہیں، وہاں ہکلے بہت سے ہیں

حقیقت مصطفیٰ ﷺ کی پائیں کیا ہم معصیت پیشہ
نظر کے سامنے پھیلے ہوئے پردے بہت سے ہیں

میں طائف تک بھی پہنچوں گا، میں خیبر تک بھی جاؤں گا
مری آنکھوں میں سوتے جاگتے سپنے بہت سے ہیں

مسلماں بھائی ہیں اک دوسرے کے، قولِ آقا ﷺ سے
جو آپس میں اخوّت کے ہیں، وہ رشتے بہت سے ہیں

حقیقی چہرہ اپنا مصطفیٰ ﷺ کے شہر میں دیکھو
وہاں محمودؔ بے شک آئنہ خانے بہت سے ہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ، حشر، میرے ہونٹ، وجدانِ قدم بوسی
یقیں ہے، پورا ہو گا میرا ارمانِ قدم بوسی

جو میں عہدِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ کو پا لیتا
خدا شاہد، نہ ہوتا مجھ سے کفرانِ قدم بوسی

زیارت جب مرے سرکار ﷺ کی محشر کے دن ہو گی
مَیں بچھ جاؤں گا قدموں میں بعنوانِ قدم بوسی

یہ میرا داعیہ ہے، سامنے خالق کے کر گزروں
رسولِ پاک ﷺ کی چاہت میں اعلانِ قدم بوسی

تصوّر ہے یہی جس سے مجھے سوجھی ہے سرمستی
کہ ہنگامِ قیامت میں ہے امکانِ قدم بوسی

خطائیں اور خجالت، عجز اور الفت کی کیفیت
یہی سب کچھ تو ہے محمودؔ سامانِ قدم بوسی

☆☆☆☆☆

راجارشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

1- ورفعنا لک ذکرک: ۲ حمدیں ۳۷ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (۱۳۶ صفحات)

2- حدیث شوق: ۸۷ نعتیں ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات)

3- منشور نعت: اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات)

4- سیرت منظوم: نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)

5- ۹۲ (نعتیہ قطعات): مبسوط دیباچہ۔ ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات)

6- شہر کرم: ۱۹۲ + انعتیں، ۱۴۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)

7- مدیح سرکار ﷺ: ۹۳ نعتیں اور ۹۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)

8- قطعات نعت: ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات)

9- حی علی الصلوۃ: ایک حمد + ۹۳ نعتیں + ۹۳ فردیات۔ ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)

10- مخمسات نعت: دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)

11- تضامین نعت: علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعار نعت پر تضمینیں۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)

12- فردیات نعت: ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)

13- کتاب نعت: ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات

14- حرف نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)

15- نعت: ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)

16- سلام ارادت: غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)

17- اشعار نعت: شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)

18- اوراق نعت: ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)

19- مدحت سرور صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۹۶

20- عرفان نعت: ۹۳ نعتیں۔ ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے۔ ۲۰۰۲۔ ۱۸۴ صفحات

21- دیار نعت: میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۱۰۴

22- نسیج نعت: ۱۰۱ نعتیں۔ ۲۰۰۳۔ صفحات ۱۵۲

23- صباح نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳

24- احرام نعت: (۹۲ نعتیں) ۲۰۰۳

25- شعاع نعت۔ (۹۲ نعتیں) زیر طبع

26- دیوان نعت (ردیف وار ۹۳ نعتیں) زیر طبع

27- منتشرات نعت۔ (اردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ ۵۴۶ فردیات) زیر طبع

28- واردات نعت: زیر تدوین

29- نعتاں دی ڈالی: (۱۹۸۷) پنجابی مجموعہ نعت

30- حق دی تائید: (۱۹۵۶) پنجابی مجموعہ نعت

31- ساڈے آقا سائیں ﷺ: (۲۰۰۱) پنجابی مجموعہ نعت

اخبارِ نعت

سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل

1- سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل کے زیرِ اہتمام دوسرے سال کا ساتواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ 7- جولائی 2003 کو نمازِ مغرب کے بعد داتا دربار کمپلکس' لاہور میں ہوا۔ ریڈیو پاکستان لاہور کے پروگرام مینیجر سید ذوالفقار کاظم صدر' ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ (سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان) مہمانِ اعزاز اور محمد ثناء اللہ بٹ اور جمشید اعظم چشتی مہمانانِ خصوصی تھے۔ حافظ غلام رسول ساقی (گوجرانوالا) نے تلاوتِ قرآن مجید کی اور محمد ثناء اللہ بٹ اور سجاد حسن نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ حسبِ روایت نظامت کے فرائض مدیرِ نعت (چیئرمین سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل) نے ادا کیے۔

مشاعرے میں جمشید اعظم چشتی' محمد بشیر رزمی' غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات)' رفیع الدین ذکی قریشی' صادق جمیل' عزیز کامل' اسرار اعظم چشتی' رضا عباس رضا' صدیق فتحپوری (کراچی)' خلش بجنوری' ڈاکٹر انجم فاروقی' پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)' پروفیسر سید مطلوب عالم' ضیا نیر' محمد اشرف شاکر (سمندری)' روشن دین یکتی (سمندری)' محمد حنیف نازش قادری (کاموکے)' غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)' علی یاسر (اسلام آباد)' محمد عمران ہاشمی (گوجرانوالا)' رفاقت سعیدی (کاموکے)' اقبال سحر انبالوی' پیرزادہ حمید صابری' شیخ صدیق ظفر (جلالپور جٹاں' گجرات)' ثاقب علوی (کاموکے)' منیر حسین عادل (سمندری)' عابد اجمیری' بشیر رحمانی' محیط اسماعیل' منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)' ڈاکٹر محمد ارشاد بھٹی (کاموکے)' بابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا)' ایوب زخمی' خواجہ محمد سلطان کلیم' اشفاق فلک' حافظ محمد صادق' غلام رسول ساقی (گوجرانوالا) اور مدیرِ نعت (راجا رشید محمود) کی طرحی نعتیں سامنے آئیں۔

محمد اعظم چشتی 31 جولائی 1993 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔ ان کا یہ مصرع طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

محمد اعظم چشتی: صبح فطرت کا اوّلیں پرتو "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
محمد بشیر رزمی: کر گئی ہے حدوث کو روشن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
صادق جمیل: تا قیامت رہے گی جلوہ فگن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
عزیز کامل: آسماں سے زمین تک پھیلی "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
حنیف نازش قادری: قصرِ پیغمبری کی آخری خشت "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
صدیق فتحپوری: از ازل تا ابد ہے جلوہ فگن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
اسرار چشتی: چھن رہی ہے ترے جھروکوں سے "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
فیض رسول فیضان: شب تارِ الست سے پھوٹی "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
غلام رسول ساقی: وجہِ تخلیق کائنات ہوئی "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
غضنفر جاوید چشتی: تا ابد روشنی اندھیروں میں "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
غلام زبیر نازش: آپ حق کی قسم ہیں شاہِ زمن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
سید مطلوب عالم: کر گئی کائنات کو روشن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
اقبال سحر انبالوی: نور برسا رہی ہے ہر جانب "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
حافظ محمد صادق: نورِ احمد ﷺ تھا، بالیقیں حافظ "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
ایوب زخمی: اہلِ ایماں کو دے گئی گلشن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
محمد سلطان کلیم: ذرے ذرے کو کر گئی روشن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
عابد اجمیری: پُر ضیا کر گئی ہمارا چمن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
ضیا نیر: کر گئی بزمِ شش جہت روشن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
رفاقت سعیدی: آپ ہیں، آپ ہیں مرے آقا "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
محیط اسماعیل: یاد ہے تجھ کو اے دلِ روشن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"

صدیق ظفر: خاتم الانبیاء، وہ شاہِ زمن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
راجا رشید محمود: کر گئی مستنیر دہر کا آنگن "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
ہے نبوت کا آخری پرتو "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
دیکھی جبریل نے ستارہ سی "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
سایہ افگن ہے سب نبیوں پر "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
خاتمِ ہر حدوثِ عالم ہے "آفتابِ قدم کی پہلی کرن"

-2 دوسرے سال کا آٹھواں ماہانہ نعتیہ مشاعرہ 4-اگست 2003 کو پروفیسر افضال احمد انور (جی سی یونیورسٹی فیصل آباد) کی صدارت میں داتا دربار کمپلکس لاہور میں ہوا۔ ڈاکٹر شوذب کاظمی (ملتان) اور حاجی محمد شفیع شیخ (رکن سید ہجویر نعت کونسل) مہمانانِ خصوصی اور شیخ صدیق ظفر (جلال پور جٹاں) مہمان شاعر کے طور پر شریک ہوئے۔ غلام رسول ساقی (گوجرانوالا) نے تلاوت کلام اللہ اور محمد ثناء اللہ بٹ نے نعت خوانی کی۔

مفتی غلام سرور لاہوری قیامِ پاکستان سے ۵۷ سال پہلے (14-اگست 1890) کو واصل بحق ہوئے تھے۔ وہ اُردو کے پہلے حمد گو ہیں جن کا مجموعہ "دیوانِ حمد ایزدی" شائع ہوا۔ ان کے مجموعہ نعت "کلیات سرور نعتیہ" میں چار سو کے قریب نعتیں ہیں۔ مشاعرے کے لیے ان کا یہ مصرع، طرح کے طور پر دیا گیا تھا:

کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد

مشاعرے میں پروفیسر افضال احمد انور، ڈاکٹر شوذب کاظمی (ملتان)، شیخ صدیق ظفر (جلال پور جٹاں، گجرات) اور راجا رشید محمود (ناظم مشاعرہ/ چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل) کے علاوہ محمد حنیف نازش قادری (کاموکے)، محمد بشیر رزمی، صادق جمیل، عزیز کامل، محیط اسماعیل، رفیع الدین ذکی قریشی، سحر فارانی (کاموکے)، ضیا نیر، بشیر رحمانی، پروفیسر سید مطلوب عالم، عمران ہاشمی (گوجرانوالا)، ڈاکٹر انجم فاروقی، عابد اجمیری، حافظ غلام رسول ساقی (گوجرانوالا)، یونس حسرت امرتسری، حافظ محمد صادق، سید محمد اسلام شاہ، سلامت علی مغل، رفاقت سعیدی (کاموکے) اور منصور

فائز نے اپنا طرحی کلام حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ صدیق فتحپوری (کراچی)، علی یاسر (اسلام آباد)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، عزیز الدین خاکی (کراچی)، ڈاکٹر محمد ارشاد بھٹی (کامونکے) اور ثاقب علوی (کامونکے) کی نعتیں ڈاک سے موصول ہوئیں اور مشاعرے میں پڑھ کر سنائی گئیں۔

گرہ کی صورتیں حسب ذیل رہیں:

رفیع الدین ذکی قریشی: اسے حاجت نہیں رہتی مدد کی
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

محمد بشیر رزمی: اسی کے سر ہے تاجِ نعت گوئی
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

عزیز کامل: نہیں آئے گی اس پر کوئی افتاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

شیخ صدیق ظفر: وہ مٹ سکتا نہیں تا ابدالآباد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

حنیف نازش قادری (کامونکے): نہ کیونکر شاد ہو وہ روزِ محشر
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

افضال احمد انور (فیصل آباد): وہ بے پر اڑ کے جا پہنچے مدینے
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

صدیق فتح پوری (کراچی): وہ ہوتا ہے غمِ ہستی سے آزاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

سید مطلوب عالم: وہ دُنیا اور عقبیٰ میں رہے شاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

ضیا نیر: اسے کیا ہو غمِ دنیا و عقبیٰ
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

حافظ محمد صادق: ''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
وہ رہتا ہے سدا ہر غم سے آزاد

فیض رسول فیضان (گوجرانوالا): وہ کرنے لگتا ہے مشکل کشائی
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا): یہی ہے التجائے قلبِ ناشاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

اقبال سحر انبالوی: لگے کشتی نہ کیوں اس کی کنارے
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

محمد عمران ہاشمی (گوجرانوالا): ''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
ہر اک غم سے نہ ہو کیونکر وہ آزاد

سمجھیے اس کو دو عالم ملے ہیں
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

ڈاکٹر انجم فاروقی: قیامت کا اسے کیا خوف ہو گا
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
اسے اوروں سے کیا لینا ہے انجم
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

علی یاسر (اسلام آباد): نہ اس پر آئے گی کوئی بھی افتاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

عزیز الدین خاکی (کراچی): نہیں اس سے بڑا دھنوان کوئی
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

سید اسلام شاہ: نہ ہو گا وہ کبھی غمگین و ناشاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

خدا بھی ساتھ دیتا ہے اسی کا
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

منصور فائز:
بھٹک سکتا نہیں وہ راستے سے
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

صادق جمیل:
اٹھا کر آنکھ اسے کیا دیکھے صیّاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

محیط اسماعیل:
بنے گا وقت کی شیریں کا فرہاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

سلامت علی مغل:
اسے دیکھا ہے دو عالم میں دلشاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

رفاقت سعیدی: (کاموئکے)
غم و آلام سے پسپا نہ ہو گا
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

عابد اجمیری:
رہے گا دونوں عالم میں وہ دل شاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
یہاں وہ کیسے ہو سکتا ہے برباد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

سحر فارانی: (کاموئکے)
رہ دیں میں کبھی رکتا نہیں ہے
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

محمد ارشاد بھٹی: (کاموئکے)
وہ طوفانوں میں بھی ہے محو پرواز
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

محمد سلطان کلیم:
سنا کرتے ہیں فریادی کی فریاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

یونس حسرت امرتسری:
حوادث اس کے در پہ سرنگوں ہیں

''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
بشر وہ سرخرو ہے معتبر ہے
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
وہ انساں ہے مقدر کا سکندر
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

راجا رشید محمود:
وہی دنیا میں ہیں خوش بخت افراد
''کریں جن کی رسول اللہ ﷺ امداد''
جہاں میں نور زا ہے وہ سحر زاد
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
میسر تاج اسے خوشحالیوں کا
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
نہ اس کی پوچھ گچھ میزاں پہ ہو گی
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
وہی پائے گا اپنے رب کو توّاب
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''
ملے محمودؔ اس کو قرب خالق
''کریں جس کی رسول اللہ ﷺ امداد''

3- ستمبر اور اکتوبر میں ہونے والے ماہانہ نعتیہ مشاعروں اور 4- ستمبر کو ہونے والے ''مشاعرہ منقبت خواجہ غریب نوازؒ'' کی روداد آئندہ شمارے میں پیش کی جائے گی۔

3- محکمہ اوقاف پنجاب نے رواں سال کے لیے ''سید ہجویرؒ نعت کونسل'' کے درج ذیل ارکان نامزد کیے ہیں:

i	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ	ممبر
ii	ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ (جی سی یونیورسٹی)	ممبر
iii	محمد ثناء اللہ بٹ	ممبر
iv	حاجی محمد شفیع شیخ	ممبر
v	میاں محمد نواز	ممبر
vi	محمد عمر علی	ممبر
vii	مشتاق احمد (ریسرچ فیلو مرکز معارف اولیاء)	ممبر / سیکرٹری
viii	راجا رشید محمود	چیئرمین